47048 ـ کیا عرش ساتویں آسمان کے اوپر ہے؟

سوال

میں یہ تو جانتا ہوں کہ اللہ تعالی آسمان وزمین کے اوپر ہے اور سب کچھ اس کے نیچے ہے، تو کیا اس کا معنی یہ ہے کہ عرش ساتویں آسمان پر ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس میں کوئي شك و شبہ نہیں کہ عرش ساتویں آسمان کے اوپر ہے بلکہ وہ سب مخلوقات سے بھی اوپر ہے، اور اس پر صریح دلائل بھی دلالت کرتے ہیں ان دلائل میں سے بعض یہ ہیں:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلاشبہ جنت میں سو مرتبے اور درجات ہیں جو اللہ تعالی نے اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہدین کے لیے تیار کیے ہیں دو درجوں کے مابین اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے مابین ہے، لھذا جب تم اللہ تعالی سے سوال کرو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کا وسط اور بلند ترین درجہ ہے اور اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں" دیکھیں: صحیح بخاری حدیث نمبر (2581).

اور سب مسلمانوں کے ہاں یہ بات مقرر شدہ ہے کہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے لھذا جب عرش جنت کے اوپر ہے تو پھر اس سے یہ لازم آیا کہ عرش ساتویں آسمان سے بھی اوپر ہے.

اور اس معنی کی دلیل اس حدیث سے بھی ملتی ہے جسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے:

عبد اللہ بن عباس رضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایك انصاری صحابی رضي اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لیکن ہمارا رب تبارك وتعالی اس کا نام بابرکت ہے جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش اٹھانے والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور پھر ان کے قریبی آسمان والے بھی تسبیح بیان کرتے ہیں حتی کہ تسبیح اس آسمان دنیا

والوں تك پہنچ جاتی ہے پھر عرش اٹھانے والوں كے قريب ترين فرشتے عرش اٹھانے والے فرشتوں سے كہتے ہيں: تمہارے رب نے كيا فرمايا: تو جو رب تعالى نے كہا تھا وہ انہيں بتاتے ہيں، تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: آسمان والے ايك دوسرے كو وہ خبر ديتے ہيں حتى كہ وہ خبر آسمان دنيا والوں تك پہنچ جاتی ہے" صحيح مسلم حديث نمبر (4136).

لھذا يہ تو بالكل اور بہت زيادہ ظاہر ہے كہ عرش اور اسے اٹھانے والے سب آسمانوں سے اوپر ہيں.

اور ان دلائل ميں سے يہ حديث بھی ہے جسے ابن خزيمہ نے صحيح ابن خزيمہ اور اپنی كتاب التوحيد ميں نقل كيا ہے:

ابن مسعود رضي اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" آسمان دنيا اور اس كے ساتھ والے آسمان ميں پانچ سو برس كا فاصلہ ہے اور ہر آسمان كے مابين پانچ سو برس كا فاصلہ ہے"

اور ايك روايت ميں ہے كہ:

" اور ہر آسمان كى موٹائى پانچ سو برس كے فاصلہ كى ہے، اور ساتويں اور كرسى كا درميانى فاصلہ پانچ سوبرس كا ہے، اور كرسى اور پانى كے مابين پانچ سو برس كا فاصلہ ہے، اور پانى كے اوپر عرش ہے اور عرش كے اوپر اللہ تعالى ہے اس پر تمہارے اعمال ميں سے كوئى بھی چيز مخفى نہيں رہتى" صحيح ابن خزيمۃ حديث نمبر (105) كتاب التوحيد لابن خزيمۃ حديث نمبر (594) حافظ ذہبى رحمہ اللہ تعالى نے اپنى كتاب " العلو" صفحہ (64) ميں اور ابن قيم نے " اجتماع الجيوش الاسلاميۃ صفحہ (100) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور حافظ ذہبى رحمہ اللہ تعالى نے اپنى كتاب " العلو " ميں جيسا كہ مختصر العلو ميں ہے (35) كہ:

عبد اللہ بن عمرو رضى اللہ تعالى عنہما نے كہا: كہ اللہ تعالى نے ساتويں آسمان پر پانى بنايا ہے اور پانى كے اوپر عرش ركھا ہے" علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اس كى سند كو صحيح كہا ہے .

علماء رحمہم اللہ تعالى نے نصا يہ بيان كيا ہے كہ سب مخلوقات كى چھت اور سب سے بلند عرش ہے.

ابن قيم رحمہ اللہ زاد المعاد ميں كہتے ہيں:

عرش مخلوقات كى چھت اور ان ميں سب سے عظيم ہے. اھ كچھ كمى بيشى كے ساتھ. ديكھيں: زاد المعاد (4/ 203).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسی طرح مجوع الفتاوی میں کہا ہے. دیکھیں: مجموع الفتاوی (6 / 581) اور (25 / 1998).

اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے بھی البدایۃ والنہایۃ میں اسی طرح کہا ہے دیکھیں: البدایۃ والنہایۃ (1 / 9-11).

اور ابن ابی العز نے شرح العقیدۃ الطحاویۃ میں اسی طرح کہا ہے. دیکھیں: شرح عقیدۃ الطحاویۃ (1 / 311).

مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: مختصر العلو للذھبی، اور کتاب التوحید لابن خزیمۃ، اور اجتماع الجیوش الاسلامیۃ تالیف ابن قیم .

واللہ اعلم .